جلد ۵۳/۱۸ | ۱۷ احسان ۱۳۴۳ ہش ۱۳ صفر ۱۳۸۴ھ ۱۷ جون ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۴۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۶ جون بوقت ۱/۲ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو ضعف کی تکلیف زیادہ رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں اللہ تعالیٰ کی صفت ربّ العالمین کا ظہور

آپ کو قرآن شریف ایسی نعمت عطا کی گئی جس کے آگے دنیا کے تمام فلسفے اور علوم ہیچ ہیں

" سورۃ الفاتحہ میں خدا تعالیٰ کی یہ چار صفات بیان ہوئی ہیں ربّ العالمین، الرّحمان، الرّحیم، مالک یوم الدّین اگرچہ عام طور پر یہ صفات اس عالم پر تجلی کرتی ہیں لیکن ان کے اندر حقیقت میں پیشگوئیاں ہیں جن پر کہ لوگ بہت کم توجہ کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان چار صفتوں کا نمونہ دکھایا کیونکر کوئی حقیقت بغیر نمونہ کے سمجھ میں نہیں آسکتی۔ ربّ العالمین کی صفت نے کس طرح پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں نمونہ دکھایا؟ آپ نے عین ضعف میں پرورش پائی۔ کوئی موقعہ مدرسہ مکتب نہ تھا جہاں آپ اپنے روحانی اور دینی قوٰی کو نشو و نما دے سکتے۔ کبھی کسی تعلیم یافتہ قوم سے ملنے کا موقعہ ہی نہ ملا۔ نہ کسی موٹی سوٹی تعلیم کا ہی موقعہ پایا۔ اور نہ فلسفہ کے باریک اور دقیق علوم کے حاصل کرنے کی فرصت ملی۔ پھر دیکھو کہ باوجود ایسے مواقع کے نہ ملنے کے قرآن شریف ایک ایسی نعمت آپ کو دی گئی جس کے علوم عالیہ اور حقہ کے سامنے کسی اور علم کی ہستی ہی کچھ نہیں جو انسان ذرا سی سمجھ اور فکر کے ساتھ قرآن کریم کو پڑھے گا اس کو معلوم ہوجائے گا کہ دنیا کے تمام فلسفے اور علوم اس کے سامنے ہیچ ہیں اور سب حکیم اور فلاسفر اس سے بہت پیچھے رہ گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پیشتر دو عظیم الشان نبی گذرے ہیں ایک حضرت موسےٰ علیہ السلام دوسرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مگر ان دونوں کو تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔ ان میں سے کسی کی نسبت نبی امّی ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا گیا۔ یہ تحدی اور دعوےٰ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت ہوا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان ولکن جعلناہ نوراً نھدی بہٖ من نشاء من عبادنا۔ الآیہ

(الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۲ء)

مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب کی علالت

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب مبلغ گھانا کی طبیعت بوجہ ذیابیطس ان دنوں زیادہ علیل ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور بیش از پیش خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق بخشے ؁

(وکالت تبشیر ربوہ)

مربی صاحبان متوجہ ہوں

اکثر مربی صاحبان کی طرف سے ابھی تک گزشتہ سال کی رپورٹ کارگزاری نظارت میں موصول نہیں ہوئی۔ لہذا ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی رپورٹ جلد از جلد نظارت ہذا میں بھجوائیں۔ پہلے ہی کافی دیر ہو چکی ہے ؁

(ناظر اصلاح وارشاد)

درخواست دعا

برادرم حمیدی صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ تانگانیکا نے درخواست کی ہے کہ ان کی اہلیہ کے لئے احباب جماعت دعا کریں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ

نوٹس برائے داخلہ

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ میں گیارھویں کلاس (آرٹس) کا داخلہ شروع ہے جو کہ ۱۸ جون ۱۹۶۴ء تک جاری رہے گا۔

انٹرویو:- روزانہ ۷ بجے صبح سے ۱۰ بجے صبح تک

شاندار نتائج ۔ پرسکون ماحول ۔ اسلامی فضا ۔ مستحق اور ہونہار طالبات کے لئے وظائف اور فیس کی مراعات ۔ ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود ۔ اخراجات واجبی۔

(پرنسپل)

وقف جدید کے وعدے جلد بھجوائیں

کیا آپ نے سال رواں کے وعدے بھجوا دیئے ہیں۔ اگر اب تک نہیں بھجوائے تو جس قدر جلد ممکن ہوسکے تمام احباب جماعت کے وعدے لے کر بھجوائیں اور ساتھ ہی وصولی کی کوشش بھی فرمادیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

کام کو پوری ہمت محنت اور اخلاص کیساتھ کرو اور پھر نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دو

یہی وہ حقیقی توکل ہے جس کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن مجید کے ذریعہ دی ہے

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کی پُر معارف تفسیر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ـــــ فرمودہ ۲۱ مارچ ۱۹۴۳ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومن کا نام متوکل رکھا ہے اور مومن کی اس صفت کو اس قدر پسند فرمایا ہے کہ فرماتا ہے جو لوگ متوکل ہو جاتے ہیں ہم ان سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔

توکل کیا چیز ہے

اس کے متعلق مسلمانوں میں بڑی بحثیں ہوئی ہیں۔ بعض نے اس کا صحیح مفہوم سمجھا۔ صحیح بیان کیا۔ اور اس پر صحیح طریق سے عمل کیا ہے مگر بعض نے غلط سمجھا۔ غلط بیان کیا اور غلط طور پر ہی عمل کیا۔ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ آخری زمانہ میں مسلمانوں میں اس کا مفہوم وہ رائج ہو گیا ہے جو غلط ہے۔ مسلمان توکل کے معنے یہ سمجھتے ہیں کہ انسان کوئی کام نہ کرے نکما ہو کر بیٹھ جائے اور

دنیا و مافیہا سے بے خبر

ہو جائے۔ بلکہ اگر میں حقیقی طور پر اس شخص کی کیفیت بیان کر دوں جسے آجکل متوکل کہا جاتا ہے تو یہ بھی نہیں کہوں گا کہ نکما ہو کر بیٹھ جائے کیونکہ دنیا میں کوئی انسان بالکل نکما نہیں دیکھا گیا۔ ہر شخص کوئی نہ کوئی کام ضرور کرتا ہے خواہ وہ کام اچھا ہو یا بُرا۔ جن لوگوں کو نکمے کہا جاتا ہے وہ بھی کوئی نہ کوئی کام ضرور کرتے ہیں وہ آوارہ گردی یا چوری یا کوئی اور برائی کرتے ہیں۔ غرضیکہ دنیا میں کوئی انسان نکما نہیں ملتا۔ فرق صرف یہ ہے کہ کوئی تو کام کا کام کرتا ہے اور کوئی بے فائدہ لغو یا مضر کام کرتا ہے۔ اس لئے ایسے لوگوں کو نکما کہنا بھی ٹھیک نہیں بلکہ یہ بات حقیقت سے زیادہ قریب ہوگی۔ اگر کہیں کہ وہ ایسے کام کرتے ہیں جن کے کرنے سے ان کی اپنی ذات کو یا دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ مثلاً بیٹھے دوستوں سے باتیں کرتے رہے۔ یا عیاشی میں مشغول رہے یہ بھی کام تو ہے۔ مگر اس کا فائدہ کوئی نہیں بلکہ نقصان ہے یا بعض لوگ ادھر کی بات ادھر کرکے فساد کراتے رہتے ہیں۔ یہ بھی کام تو بیشک ہے مگر فضول اور تباہ کن یا بعض شراب نوشی افیون یا دوسری مضر عادات کے عادی ہوتے ہیں یہ بھی کام ہیں لیکن مضر گویا متوکل جنہیں کہتے ہیں وہ ایسے ہوتے ہیں جن کی ذات سے مذہب یا قوم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ یوں تو وہ کام کرتے ہیں مگر

مذہبی یا قومی کام

نہیں کرتے۔ ہم نے یہ کبھی نہیں سنا کہ کسی متوکل نے کھانا کھانا چھوڑ دیا ہو۔ بیوی کو طلاق دے دی ہو۔ بچوں کو گھر سے نکال دیا ہو۔ یا جائداد غرباء میں تقسیم کر دی ہو جو اپنی چیز ہے۔ اسے تو وہ خوب سنبھال کر رکھتے ہیں لیکن جو خدا کے کام ہیں یا قومی حقوق ہیں انکے متعلق وہ کہہ دیتے ہیں۔ توکل کرنا چاہیئے۔ جب کوئی ایسی بات ہو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض ہو تو کہہ دیں گے توکل کرو۔ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ لیکن کھانا کھانے کا سوال ہو تو سب سے پہلے ہاتھ دھو کر دستر خوان پر بیٹھ جائیں گے۔ وہاں یہ بھول جاتے ہیں کہ ہم تو متوکل ہیں۔ اگر بیوی بچوں میں آرام سے بیٹھ کر وقت گزارنے کا سوال ہو تو وہ ہرگز توکل نہیں کریں گے۔ اگر دوستوں کی مجلس میں بیٹھ کر باتیں کرنی ہوں تو کبھی نہیں کہیں گے ہم متوکل ہیں۔ اپنے گھر میں بیٹھے رہتے ہیں۔ خود ہی باتیں ہو جائیں گی۔ اگر کسی پر غصہ آجائے تو اسے گندی سے گندی گالیاں دینگے اور کبھی یوں نہیں خیال کریں گے کہ ہم متوکل ہیں گالی کا جواب گالی دینے کی کیا ضرورت ہے۔ ہماری طرف سے فرشتے خود ہی اسے جواب دیدیں گے۔ اس وقت تو ان کا توکل نہیں ٹوٹتا لیکن جب خدا تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ فرائض کی بجا آوری کا سوال ہو تو انہیں توکل یاد آجاتا ہے۔ مجھے

ایک واقعہ

یاد آگیا۔ میں ایک دفعہ لاہور سے آرہا تھا۔ ڈپٹی محمد شریف صاحب جو ان دنوں بیمار ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا کرے میرے ساتھ تھے۔ ایک گاڑی کے سامنے بہت سے لوگ کھڑے تھے۔ ڈپٹی صاحب نے مجھے بتایا کہ اس کمرہ میں ایک پیر صاحب بیٹھیں گے جن کا فتویٰ ہے کہ جو شخص کسی احمدی سے بات کرے اس کی بیوی کو طلاق ہو جاتی ہے۔ میرا تو ارادہ تھا کہ وہیں بیٹھوں لیکن انہوں نے کہا یہاں بیٹھنا مناسب نہیں اور ہم دوسرے کمرے کی طرف چلے گئے لیکن اتفاق سے اس درجہ کا کوئی اور کمرہ ہی نہ تھا جس کا میرے پاس ٹکٹ تھا۔ اس لئے میں وہیں جا بیٹھا۔ جس وقت گاڑی چلنے لگی تو ایک مرید نے پیر صاحب سے پوچھا کیا کھانے کے لئے کچھ لاؤں پیر صاحب نے کہا۔ نہیں۔ کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن جب گاڑی چل پڑی اور ابھی پلیٹ فارم سے کچھ دور ہوگئی ہوگی کہ پیر صاحب نے گاڑی سے سر نکال کر نوکر کو آواز دی۔ کچھ کھانے کو ہے تو لاؤ۔ میرا بھوک سے بُرا حال ہے۔ میں نے دل میں کہا ان لوگوں کی حالت کا

ایک نمونہ

تو یہ ہے جو اس وقت نظر آیا۔ نوکر نے کہا۔ اس وقت تو کچھ نہیں۔ پیر صاحب نے فرمایا خشک میوہ جو تھا وہی لاؤ۔ نوکر نے خشک میوہ جو پشاور کی طرف سے آتا ہے لاکر دیدیا۔ آپ نے اسے کھانا شروع کیا لیکن معاً خیال آیا ایک اور بھی آدمی پاس بیٹھا ہے۔ اس پر مجھے کہا آپ بھی کھائیں۔ میں نے کہا مجھے نزلہ کی شکایت ہے اور خشک میوہ نزلہ پیدا کرتا ہے۔ اس لئے معذور ہوں۔ لیکن پیر صاحب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کرنا ہے وہ تو ہو کر ہی رہے گا۔ تقدیر کون ٹال سکتا ہے اسی لئے آپ اس کا کچھ خیال نہ کریں اور کھائیں۔ میں نے کہا پیر صاحب بڑی غلطی ہوئی اور اس غلطی سے آپ کا بھی نقصان ہوا اور ہمارا بھی ہم نے یونہی ٹکٹ لئے اور پیسے خرچ کئے اگر خدا تعالیٰ کو ہمارا پہنچنا منظور ہوتا تو خود ہی پہنچ جاتے۔ ٹکٹ لے کر گاڑی میں سوار ہونے کی کیا ضرورت تھی۔ اس پر وہ کہنے لگے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اسباب بھی تو پیدا کئے ہیں۔ میں نے کہا یہی تو میرا مطلب تھا جسے آپ تقدیر سے غلط ثابت کرنا چاہتے تھے۔ آخر میں نے ان سے دو انجیر لے لیں اور کہا کہ ہوں تو نہیں لیکن لے لیتا ہوں۔ وہ مجھ سے ایک دوست نے لے لیں کہ جب پیر صاحب احمدی سے گفتگو کرنے کی وجہ سے کسی کے نکاح کے فسخ ہونے کا فتویٰ دیں گے تو میں یہ نکال کر ان کے سامنے رکھ دوں گا کہ پہلے آپ اپنا تو نکاح دوبارہ پڑھوائیں۔ تو آجکل لوگوں نے توکل کا

عجیب مفہوم

سمجھ رکھا ہے۔ جو کام اپنے مطلب کا ہوتا

ہے۔ ایسے توکر لیتے ہیں اور جو نہیں کرنا چاہتے اس کے متعلق توکل کہہ دیتے ہیں۔ حالانکہ توکل کا مفہوم اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ میں ایاک نعبد وایاک نستعین میں بیان فرمایا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین کے معنے توکل علی اللہ کے ہیں۔ توکل کے دو حصے ہوتے ہیں۔ عملی اور ایمانی۔ گویا یہ لفظ اپنے اندر دو شاخیں رکھتا ہے۔ ایک عمل اور دوسرا عقیدہ کے لحاظ سے۔ جو حصہ عمل سے تعلق رکھتا ہے اس کے یہ معنے ہیں کہ میں نے اپنے کام کو پورے طور پر

خدا تعالیٰ کے سپرد

کر دیا ہے۔ مگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں نے اپنے نکاح کا معاملہ آپ کے سپرد کر دیا ہے۔ تو کیا کبھی یہ بھی دیکھا ہے کہ جس کے سپرد کیا گیا ہو نکاح کرنے والے کی جگہ وہی ایجاب قبول بھی کرلے۔ کسی کے سپرد کر دینے کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ وہ اس کے لئے اپنے حسب منشاء انتظام کرے وہ کہتا ہے میں فلاں عورت سے تمہارا نکاح پسند کرتا ہوں۔ یہ کہتا ہے بہت اچھا مجھے منظور ہے وہ کہتا ہے میں تمہارے نکاح کے لئے فلاں تاریخ مقرر کرتا ہوں۔ یہ کہتا ہے بہت اچھا۔ وہ کہتا ہے میرے خیال میں اس قدر مہر مقرر ہونا چاہیئے۔ یہ کہتا ہے ٹھیک ہے۔ وہ کہتا ہے اتنا زیور انہیں دینا چاہیئے۔ یہ اسے منظور کر لیتا ہے۔ لیکن ایجاب قبول خود اسے ہی کرنا پڑتا ہے اور نکاح کا کام کسی کے سپرد کر دینے کے یہ معنے نہیں کہ وہ خود ہی عورت تلاش کرے۔ اپنے پاس سے زیور کپڑا دے۔ خود ہی مہر ادا کرے اور آپ ہی جاکر کہہ دے کہ مجھے منظور ہے۔ بلکہ صرف یہ معنے ہوتے ہیں کہ میں اپنے ارادہ کو چھوڑتا ہوں۔ اور جس طرح تم پسند کرو گے اسی طرح کروں گا۔ پس توکل کے معنے بھی یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جو

نظام اور طریق عمل

مقرر کیا ہے ہم اس پر عمل کریں گے اور جس طرح وہ حکم دے گا اسی طرح کریں گے جس طرح نکاح کا معاملہ سپرد کر دینے والا کہتا ہے کہ جو شرائط تم تجویز کرو گے مجھے منظور ہوں گی اور جس جگہ نکاح پڑھوانے کے لئے مجھے کہو گے جاؤں گا اسی طرح توکل کا مطلب بھی یہی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو راستہ میرے لئے تجویز کر دیا ہے میں اسی پر چلوں گا۔ پس توکل کا عملی حصہ یہ ہے کہ انسان کہتا ہے اے رب العالمین جو تو نے میرے لئے مقرر کئے ہیں مجھے منظور ہیں تو جو کہے گا میں کروں گا۔ ایاک نعبد میں یہی بتایا ہے کہ میں عملی طور پر اپنے آپ کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ اس کے مقابلہ میں اھدنا الصراط المستقیم فرمایا۔ یعنی اے خدا میں نے اپنے آپ کو پورے طور پر تیرے حوالے کر دیا ہے۔ اب آپ ہی بتایئے۔ میں کیا کروں۔ اگر توکل

کے یہ معنے ہوتے کہ عمل ترک کر دیا جائے تو اھدنا الصراط المستقیم کی کیا ضرورت تھی۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے تھا کہ میں نے توتوکل کر لیا ہے۔ نماز۔ روزہ۔ حج وغیرہ فرائض آپ اپنے پاس ہی رکھئے اب مجھے کسی عمل کی کیا ضرورت ہے۔ مگر نہیں۔ بلکہ یہ کہتا ہے کہ میں نے تجھ پر کامل توکل کر لیا ہے۔ اب آپ ہی بتایئے میں کیا کروں

مجھے عمل کا طریق بتایئے

کیونکہ میں نے آپ کو ہی مانا ہے۔ آپ کے مقابلہ میں اور کسی کی ہرگز نہیں مانوں گا۔ اس درخواست کا جواب آگے اللہ تعالیٰ نے الم سے لے کر الناس تک دیا ہے۔ جب بندہ نے کہہ دیا کہ میں تیری مرضی کے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھاؤں گا تو قرآن نازل ہوا۔ گویا توکل کا صحیح مفہوم یہ ہوا کہ جس طرح خدا کہے گا کروں گا۔ اور قرآن کریم پر عمل کروں گا دوسرا اعتقادی رنگ ہے یعنی نتیجہ کے لحاظ سے انسان یہ سمجھے کہ جس طرح خدا تعالیٰ کرے گا وہی ہوگا۔ عمل کے لحاظ سے تو یہ ہے کہ جو خدا کہے گا وہی کروں گا لیکن

نتیجہ کے لحاظ سے

یہ سمجھے کہ جو خدا کرے گا وہی ہوگا۔ اگر کسی طالب علم کے کئی استاد ہوں تو وہ ان میں سے جس سے چاہے کوئی بات معلوم کر سکتا ہے۔ جب کئی طبیب ہوں تو کسی ایک سے مشورہ لیا جا سکتا ہے لیکن جب ایک ہی ہو تو اسی پر توکل کرنا پڑتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان دعا میں بہت زیادہ کرتا ہے۔ جب یہ خیال ہو کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جن سے میں عند الضرورت مدد لے سکتا ہوں تو انسان زیادہ مضطرب نہیں ہوتا لیکن جو یہ سمجھے کہ ایک ہی در ہے اور اس کے سوا میرا کوئی آسرا نہیں۔ تو اس خیال سے ہی وہ رو پڑتا ہے اور کہتا ہے میں تجھے چھوڑ کر اور کہاں جاؤں۔ گویا توکل عملی انسان کو عمل میں اور توکل اعتقادی دعا میں تیز کرتا ہے۔ اسی لئے توکل کے بعد کہتا ہے ایاک نستعین تیرا دروازہ چھوڑ کر میں کہاں جاؤں۔ اس طرح انسان کو عملی لحاظ سے بھی اور عقیدہ کے لحاظ سے بھی خدا پر توکل کرنا سکھایا جس سے دعا میں زیادہ رقت۔ درد اور جوش پیدا ہوتا ہے اور انسان خدا تعالیٰ کی طرف اس طرح جھکتا ہے کہ گویا اپنے آپ کو اس کی راہ میں مٹا ڈالتا ہے۔ اور

اسی کا نام حقیقی توکل ہے

ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بعض لوگ باہر سے ملنے کے لئے آئے۔ چونکہ انہیں حد درجہ عشق تھا اس لئے ضبط نہ ہو سکا اور اونٹوں سے اتر کر دوڑتے ہوئے آپ کے پاس پہنچے۔ آپ نے فرمایا۔ اونٹ باندھ

آئے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں خدا کے توکل پر کھلے ہی چھوڑ دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھو۔ پھر توکل کرو۔ یعنی عمل تم کرو اور نتیجہ خدا پر چھوڑ دو۔ مومن غیر مومن سے

زیادہ کام

کرتا ہے صحابہ کرام دن رات مشغول رہتے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس قدر عبادت کرتے تھے کہ کھڑے کھڑے آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ کیوں اتنی دعائیں کرتے ہیں۔ کیا اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف نہیں کر دیئے۔ آپ نے فرمایا کیا میں

شکر گزار بندہ

نہ بنوں۔ اگر توکل کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ انسان ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے۔ تو سب سے زیادہ اس پر عمل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کرنا چاہیئے تھا کیونکہ آپ سب سے بڑھ کر متوکل تھے۔ مگر آپ سب سے زیادہ مشغول رہتے تھے۔ اور کوئی فرصت کا وقت آپ کا نہیں ہوتا تھا۔ تو پھر سب سے زیادہ توکل تو جنت میں ہو سکتا ہے۔ مگر قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی مشغولیت ہوگی جیسے فرمایا فی شغل فاکھون وہاں تو ہر چیز

خدا تعالیٰ کی طرف سے

ملتی ہے اس لئے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جانا چاہیئے تھا۔ مگر وہاں کے بھی شغل کو تحکم کے طور پر استعمال کر کے بتایا کہ وہاں بڑا عظیم الشان کام ہوگا۔ فرق یہ ہے کہ وہاں فاکھون ہوں گے یعنی انسان کام سے تھک نہیں جائے گا اور تھکے گا نہیں بلکہ خوشی محسوس کرے گا۔ اس کا دائرۂ عمل بہت وسیع ہوگا۔ انسان تھک اسی وقت جاتا ہے۔ جب دائرۂ عمل محدود ہو۔ اس سے اس کے دل میں کوفت محسوس ہونے لگتی ہے۔ مگر جنت میں چونکہ دائرۂ عمل بہت وسیع ہوگا۔ اس لئے انسان کوفت محسوس نہیں کرے گا۔ بلکہ کام کرنے کے باوجود اس کے اندر بشاشت رہے گی۔ پس مومن کو

متوکل بننا چاہیئے

خصوصاً اولاد کو متوکل بنانا چاہیئے۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری جماعت کے بہت سے لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے۔ بیسیوں مرد۔ عورتیں اور بچے نکمے رہتے ہیں۔ میں ۴۰ سال سے دیکھ رہا ہوں کہ بعض لوگوں کے لڑکے نہ پڑھتے ہیں اور نہ ہی کوئی اور کام کرتے ہیں۔ ماں باپ سمجھتے ہیں خدا تعالیٰ کھانے کو دے رہا ہے انہیں

کھانے دو لیکن اتنا نہیں سوچتے۔ کیا خدا تعالیٰ نے یہ اس قدر وسیع نظام اور یہ

تمام کائنات

کھانے کے لئے ہی پیدا کی ہے۔ اس بوجھ کو تو کوئی بادشاہ بھی برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کا بیٹا نکما ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے سامنے یہ جواب دے کہ تو نے کھانے کو بہت دے رکھا تھا اس لئے میں نے اپنی اولاد کو کسی کام پر لگانا مناسب نہیں سمجھا۔ قرآن کریم میں المعوذۃ سے متعلق آیا ہے اور وہ اولاد جسے کسی کام کا نہیں بنایا جاتا وہ بھی اسی ذیل میں آتی ہے۔ کھانے کے لحاظ سے تو گدھا یا بیل انسان سے بہت زیادہ کھا لیتا ہے۔ مگر ان کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں بھیجا گیا۔ ان کے لئے قرآن کریم نہیں اتارا گیا۔ کیونکہ وہ دماغی طاقت جس پر انسان کی قیمت کا انحصار ہے ان میں نہیں۔ پس جو شخص اپنی اولاد کو کسی کام کا نہیں بناتا وہ ان کے جسم کو تکلیف سے بچاتا ہے مگر

روح کو تباہ

کر دیتا ہے۔ اولاد کی جڑیں کاٹ دیتا ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے سامنے اتنی لڑکوں کے ساتھ کھڑا ہوگا۔ جن پر الموءدۃ کا الزام ہوگا۔ بے ہودہ وقت ضائع کرنا روحانیت کو مارنے والی چیز ہے اور جو انسان اپنی اولاد کو اس طرح تباہ کرتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو ضائع کرنے والا ہے۔ اور یقیناً خدا تعالیٰ کا دشمن ہے

متوکل خدا تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے

مگر ایسا نکما آدمی دنیا میں ایک تو بتاؤ جو خدا کا محبوب بن گیا ہو۔ بلکہ ایسا انسان تو محب بھی نہیں بن سکتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ سے محبت بھی اسے ہی نصیب ہو سکتی ہے۔ جو وقت کی قدر جانتا ہو۔ اگر ایک آدمی خود بھی سست رہے اور اولاد کو بھی سست اور نکما رکھے۔ تو وہ متوکل نہیں بلکہ توکل کا سخت مخالف اور

توکل کی جڑ کاٹنے والا

ہے۔ ہمارے دوست سب وعدہ کر چکے ہیں۔ کہ وہ دنیا میں ایک نئی جماعت بن کر رہیں گے اور دنیا میں ایک پاک تبدیلی اور انقلاب پیدا کریں گے۔ تو انہیں چاہیئے ایاک نعبد کی روح اپنے اندر پیدا کریں دوسروں سے زیادہ محنت کریں۔ اور پھر نتیجہ کے لئے گھبرائیں نہیں بلکہ اسے خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیں +

بعض لوگ میرے پاس آتے ہیں کہ فلاں

آدمی کے پاس ہماری سفارش کردو

میں سفارش کو ایسا برا سمجھتا ہوں

گویا یہ موت ہے مگر پھر بھی اس خیال سے کہ وہ یہ نہ کہیں ہمارا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا کر تو دیتا ہوں مگر اسے نہایت ناپسند کرتا ہوں۔ ایسے لوگوں کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کسی سے روپیہ تو نہ مانگا جائے لیکن چیز مانگ لی جائے۔ کوئی شخص یہ تو نہیں کہتا کہ فلاں سے مجھے دس روپے لے دو لیکن یہ کہہ دیتے ہیں کہ کام کرا دو۔ حالانکہ یہ بھی سوال ہی ہے۔

پس خود محنت کرنی چاہیئے اور نتیجہ خدا پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ ہاں اگر کسی سے خود کوئی سلوک کیا ہو۔ تو پھر اس سے بدلہ لینے میں حرج نہیں۔ لیکن جس سے کوئی تعلق نہ ہو۔

باہمی لین دین

نہ ہو۔ اسے خواہ مخواہ تکلیف دینا فضول ہے۔ مومن کو متوکل ہونا چاہیئے۔ اعمال میں سستی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور دوسرے کا دست نگر نہیں بننا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سے ہی دعا کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے فضل سے سامان پیدا کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا شاید حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

ایک بزرگ کا واقعہ

سنایا کرتے تھے۔ اسے بادشاہ کا حکم ملا کہ آپ کے متعلق ہمارے پاس شکایت پہنچی ہے آپ فوراً حاضر ہوں۔ وہ چل پڑے اور ابھی کوئی بیس میل گئے ہوں گے کہ سخت طوفان اور بارش آ گئی۔ وہاں اور تو کوئی پناہ کی جگہ نہ تھی ایک کٹیا نظر آئی اس کے اندر وہ گئے۔ تو اندر ایک لنگڑا لولا اپاہج پڑا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا بھئی اگر اجازت دو تو تھوڑی دیر یہاں آرام لے لوں۔ اس نے آپ کا نام وغیرہ پوچھا۔ اور جب آپ نے اپنا نام اور مقام وغیرہ کا پتہ دیا۔ تو وہ خوشی سے اچھل پڑا۔ اور کہا میرے تو بھاگ جاگ پڑے کہ آپ کی زیارت ہو گئی۔ میں تو کئی سال سے دعا کر رہا تھا کہ خدا تعالیٰ آپ کی زیارت کا موقعہ دے۔ اس بزرگ نے کہا پھر

تیری کشش

ہی مجھے یہاں لے آئی ہے اور بادشاہ کا حکم محض ایک بہانہ ہے۔ اتنے میں ایک سوار ادھر سے گزرتا ہوا نظر آیا۔ اس نے ان بزرگ کو ایک تحریر دی کہ در اصل آرڈر

دینے میں غلطی ہو گئی ہے۔ آپ کو نہیں بلایا گیا جب انسان اللہ تعالیٰ پر توکل کرے تو وہ خود مددگار ہو جاتا ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ

دوستوں سے مدد

بالکل نہ لی جائے۔ ضرور لی جائے۔ لیکن جس سے کوئی تعلق نہ ہو۔ اس سے لینا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ یہ سوال ہے۔ ہاں اگر خود کسی کا کام کیا ہو۔ تو اس سے کام لینے میں کوئی ہرج نہیں۔ کام بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں ہمارا فلاں سے بڑا تعلق ہے۔ کیونکہ میں نے ایک دفعہ اسے راستہ بتایا تھا۔ حالانکہ یہ کوئی تعلق نہیں۔ پھر بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ فلاں آدمی کو ہم نے

الیکشن میں ووٹ

دیا تھا۔ حالانکہ یہ بھی کوئی نہیں ووٹ آخر کسی کو تو دینا ہی تھا یہ تو ایسا ہی احسان ہے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنایا کرتے تھے کہ ایک شخص کسی کے ہاں مہمان گیا۔ جب چلنے لگا تو میزبان نے کہا معاف فرمائیے۔ گھر میں تکلیف ہونے کی وجہ سے میں آپ کی اچھی طرح خاطر مدارات نہ کر سکا۔ اس پر مہمان کہنے لگا تم بہت احسان نہ جتاؤ۔ میرا بھی تم پر بڑا احسان ہے۔ جب تم میرے لئے کھانا لانے گئے تھے۔ میں

تمہارے مکان کو آگ

لگا سکتا تھا مگر میں نے نہیں لگائی۔ ملک نے جدوجہد کی اور اپنے لئے حقوق مانگے اور ووٹ دینے کا حق لیا۔ اب اگر ووٹ کسی معقول آدمی کو دے دیا۔ تو یہ کوشش کی کہ ہمارا نمائندہ کوئی نامعقول نہ ہو جائے اور اس طرح اپنا فرض ادا کیا۔ اور اپنا حق استعمال کیا۔ اس شخص پر اس کا کیا احسان ہوا۔ اب مجلس مشاورت میں انجمنوں کے جو نمائندے مقرر ہو کر آتے۔ کیا جماعتیں ان پر کوئی احسان کرتی ہیں۔ نہیں بلکہ یہ سمجھتی ہیں کہ یہ ہماری طرف سے کام کرنے چلے ہیں۔ اور اگر نمائندے

دیانتداری

سے کام لیں تو یہ ان کا احسان ہے کہ اپنا حرج کر کے اور اپنا کام چھوڑ کر ہمارا کام کرتے ہیں۔ پس یہ ان کا احسان ہے نہ کہ ہمارا ان پر یہ کوئی احسان نہیں۔ اس لئے اس کی بنا پر کسی کو تکلیف نہیں دی جانی چاہیئے۔

مومن کے اندر

وقار اور اللہ تعالیٰ پر اعتماد

ہونا چاہیئے اور جب اس پر ایمان ہو تو وہ ضرور کوئی نہ کوئی راہ نکال دیتا ہے پس دوستوں کو توکل پر اپنے کاموں کی بنیاد رکھنی چاہیئے اور اپنے اندر ایسا وقار پیدا کرنا چاہیئے کہ دوسرے سمجھیں یہ اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ رکھتے ہیں۔ لیکن اگر ہم بھی دوسروں کے دروازوں پر دستک

دیتے پھریں تو لوگ یہی کہیں گے کہ ان کے اندر توکل نہیں اللہ تعالیٰ ہمارے اندر حقیقی توکل پیدا کرے اور وقار کے لحاظ سے وہ مقام عطا کرے کہ جو دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ہمارے لئے عزت کا باعث ہو۔ آمین۔

ذی ثروت احباب سے اپیل

غریب طلبہ کی مدد فرمائیں

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی بی اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسرے شہروں کی نسبت ربوہ میں تعلیم کا زیادہ شوق پایا جاتا ہے ہر بچہ خواہ وہ امیر کا ہو یا غریب کا۔ اسے تعلیم حاصل کرنے کا شوق ہے الا ماشاء اللہ۔ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کے لئے تعلیمی اخراجات برداشت کرنا مشکل ہوتا ہے ایسے لوگوں کی اگر بروقت امداد نہ کی جائے تو قوم کے یہ ہونہار زیور تعلیم سے آراستہ نہیں ہو سکتے۔

ہمارے مرکزی سکول میں قواعد کے مطابق جس قدر طلباء کی فیس معاف کی جا سکتی ہے وہ کر دی گئی ہے لیکن ابھی کثیر تعداد ایسے ہونہار لیکن غریب طلباء کی ہے جو خود فیس ادا نہیں کر سکتے اور وہ اب پریشان ہیں ضروری ہے کہ ان کی اس وقت امداد کی جائے تا وہ تعلیم جاری رکھیں اور تعلیم حاصل کر کے ملک و ملت کے لئے مفید وجود ثابت ہوں۔

ذی ثروت اور صاحب دل احباب سے میری درخواست ہے کہ ان بچوں کی فیس کی امداد فرمائیں اوسطاً ۔۔ ۱۵ روپے ماہوار فی بچہ کافی ہوگا اور اس حساب سے احباب ایک ایک دو دو چار چار یا اس سے زائد حسب توفیق بچوں کی فیس کی رقم یکمشت یا ماہوار بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

ایسی تمام مجالس کو جن کے اراکین کو زراعت سے آمد ہوتی ہے بذریعہ خطوط توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ ان اراکین سے سارے سال کا چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں خدا کے فضل سے ربیع زمینداروں کے گھروں میں پہنچ چکی ہے اور اس وقت ان کے لئے چندہ کی ادائیگی آسان ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ عہدہ داران ان کو ادائیگی کے لئے توجہ دلائیں اور وصولی کا انتظام کریں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

مکرم ماسٹر برکت علی صاحب سیکرٹری مال چک ۷۹ نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ جو بہت مخلص کارکن ہیں آج کل بیمار ہیں بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

(خاکسار شبیر احمد وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

۲۔ عزیزہ صداقت جہاں بیگم دختر ملک محمد فقیر اللہ خان صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز دار الرحمت وسطی ربوہ شدید بیمار ہیں احباب کرام و درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (ملک محمد صفی اللہ خان لاہور)

۳۔ میری بھتیجی عزیزہ خورشید بیگم بعارضہ تکلیف معدہ اور کمزوری قلب بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد رشید احمد سیکرٹری مال گھٹیالیاں)

تصحیح

۱۰۔ جون ۶۲ء کے الفضل میں صفحہ ۷ پر کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور کا اشتہار شائع ہوا ہے اس کے شروع میں "معززین کے بیانات" کے تحت جو بیان شائع ہوا ہے وہ جناب نذیر احمد صاحب ریٹائرڈ ڈی آئی جی پولیس لاہور کا ہے نہ کہ جناب نذیر احمد کا احباب تصحیح فرمالیں۔ (مینیجر الفضل)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

(قسط نمبر ۵)

دشمنوں سے احسان کا سلوک

بھائیو! آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کریمانہ اور فیاضانہ سلوک کی چند مثالیں سن چکے ہو جو آپ کا اپنی جماعت کے دوستوں کے ساتھ تھا۔ خواہ وہ امیر ہوں یا غریب۔ جماعت کا ہر طبقہ حضور کی ان نوازشات سے مشرف تھا اور اس پر نازاں تھا۔ آپ کی محبت کے وسیع دریا سے بڑے اور چھوٹے ایک ساحصہ پاتے تھے۔ اب آپ حضور کی سیرت کے دوسرے پہلو کو آپ کا اپنے دشمنوں سے کیا سلوک تھا۔ اس کی چند مثالیں سماعت فرمائیے۔

قرآن مجید کی تعلیم اور حضور کا کردار

قرآن شریف فرماتا ہے۔ لا یجرمنکم شنان قوم علی الا تعدلوا۔ اعدلوا هو اقرب للتقوی (المائدہ ع ۲) کہ اے مسلمانو۔ چاہیئے کہ کسی قوم یا فرقہ کی دشمنی تمہیں اس بات پہ آمادہ نہ کرے۔ کہ تم ان کے معاملہ میں عدل و انصاف کا طریق ترک کر دو۔ بلکہ تمہیں ہر حال میں ہر فریق اور ہر شخص کے ساتھ انصاف کا معاملہ کرنا چاہیئے۔ قرآن شریف کی یہ زریں تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا نمایاں اصول تھی۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہمیں کسی شخص کی ذات سے عداوت نہیں ہے بلکہ صرف جھوٹے اور گندے خیالات سے دشمنی ہے۔ حضرت اقدس ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں۔ کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول"

(اربعین نمبر ۱ صـ ۲)

طاعون کے زمانہ میں حضور کی دعائیں

طاعون کے بارہ میں اگرچہ آپ کی پیشگوئیاں موجود تھیں۔ اور آپ کے کئی ایک مخالف اس کا شکار بھی بن چکے تھے۔ مگر آپ مخلوق خدا کی ہمدردی کے پیش نظر اس عذاب کے دور ہونے کے لئے بارگاہ رب العزت میں بڑی الحاح سے دعائیں فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس بارہ میں حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم سیالکوٹی فرماتے ہیں:۔

"اس دعا میں آپ کی آواز میں اس قدر درد اور سوزش تھی کہ سننے والے کا پتہ پانی ہوتا تھا۔ اور آپ اس طرح آستانہ الٰہی پر گریہ و زاری کر رہے تھے۔ کہ جیسے کوئی عورت دردِ زہ سے بے قرار ہو۔ میں نے غور سے سنا تو آپ مخلوق خدا کے واسطے طاعون سے نجات کے لئے دعا فرما رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ الٰہی اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو گئے۔ تو پھر تیری عبادت کون کریگا"۔

(تاریخ احمدیت حصہ سوم صـ ۵۹۷-۹۸)

مرزا نظام الدین صاحب سے سلوک

حضرات! جہاں تک ذاتی امور کا تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا اپنے دشمنوں کیساتھ نہ صرف عفو کا بلکہ مشفقانہ سلوک تھا۔ اور اشد ترین دشمن کا درد بھی آپ کو بے چین کر دیتا تھا۔ چنانچہ

(ا) آپ کے چچا زاد بھائیوں مرزا نظام الدین وغیرہم نے جو آپ کے خونی دشمن تھے۔ آپ کے مکان کے سامنے دیوار کھینچ کر آپ کو اور آپ کے مہمانوں کو سخت تکلیف میں مبتلا کر دیا۔ اور پھر بالآخر مقدمہ میں خدا نے آپ کو فتح عطا کی۔ اور ان لوگوں کو خود اپنے ہاتھ سے دیوار گرانی پڑی۔ تو اس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کے وکیل نے آپ سے اجازت لینے کے بغیر ان لوگوں کے خلاف خرچہ کی ڈگری جاری کروا دی۔ اس پر یہ لوگ بہت گھبرائے اور حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں ایک عاجزی کا خط بھجوا کر رحم کی التجا کی۔ آپ نے نہ صرف ڈگری کے اجراء کو فوراً رکوا دیا۔ بلکہ اپنے خونی دشمنوں سے معذرت بھی کی۔ کہ میری لاعلمی میں یہ کارروائی ہوئی ہے۔ جس کا مجھے افسوس ہے۔ اور اپنے وکیل کو ملامت فرمائی۔ کہ ہم سے پوچھے بغیر خرچہ کی ڈگری کا کیوں اجراء کروایا گیا ہے۔

(سلسلہ احمدیہ صـ ۲۱۷)

(ب) حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ کہ ایک دفعہ مرزا نظام الدین صاحب کو سخت بخار ہوا۔ جس کا دماغ پر بھی اثر تھا۔ اُس وقت کوئی اور طبیب یہاں نہیں تھا۔ مرزا نظام الدین صاحب کے عزیزوں نے حضرت کو اطلاع دی۔ اور آپ فوراً وہاں تشریف لے گئے اور مناسب علاج کیا ...... جس سے فائدہ ہو گیا۔ اس وقت باہمی سخت مخالفت تھی"۔

(سیرت المہدی حصہ سوم روایت ۵۱۱)

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے حضور کا سلوک

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جن کا ابتداء تقریر میں ذکر آ چکا ہے۔ وہ حضور کے بچپن کے دوست اور ہم مجلس تھے۔ مگر آپ کے دعوے مسیحیت پر انہیں ٹھوکر لگ گئی۔ اور انہوں نے نہ صرف دوستی کے رشتہ کو توڑ دیا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود کے اشد ترین مخالفوں میں سے ہو گئے اور آپ کے خلاف کفر کا فتویٰ لگانے میں سب سے پہل کی۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ کے دل میں آخر وقت تک ان کی دوستی کی یاد تازہ رہی۔ گو آپ نے خدا کی خاطر ان سے قطع تعلق کر لیا۔ مگر ان کی دوستی کے زمانہ کو آپ کبھی نہیں بھولے۔ چنانچہ اپنے آخری زمانہ کے اشعار میں مولوی محمد حسین صاحب کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں ؎

قطعت ودادا قد غرسناہ فی الصبا
ولیس فؤادی فی الوداد یقصر

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

یعنی تو نے تو اس محبت کے درخت کو کاٹ دیا۔ جو ہم دونوں نے مل کر بچپن میں لگایا تھا۔ مگر میرا دل محبت کے معاملہ میں کوتاہی کرنے والا نہیں ہے۔

یہی مولوی محمد حسین صاحب جب مارٹن کلارک کے مقدمہ میں حضور کے خلاف بطور گواہ پیش ہوئے تو حضور کے وکیل مولوی فضل دین صاحب لاہوری نے ان کی گواہی کو کمزور کرنے کے لئے حضرت صاحب سے پوچھا۔ کہ اگر اجازت ہو۔ تو میں مولوی محمد حسین صاحب کے حسب و نسب کے متعلق کوئی سوال کروں تو حضرت صاحب نے ان کو سختی سے منع فرمایا۔ کہ میں اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا اور فرمایا لا یحب اللہ الجهر بالسوء

(سیرۃ المہدی حصہ اول روایت ۲۴۸)

گویا اس طرح حضور نے اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر بھی اپنے جانی دشمن کی عزت و آبرو کی حفاظت فرمائی۔ حضور کے ان اخلاقِ فاضلہ کا بھی اُس غیر احمدی وکیل پر گہرا اثر ہوا۔ اور وہ ہمیشہ اس واقعہ کو تعجب سے بیان کیا کرتا تھا۔

عیسائیوں کیساتھ عفو کا سلوک

پادری مارٹن کلارک کے مقدمہ کا ابھی ذکر ہو چکا ہے۔ اس مقدمہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے سب مخالف مسلم اور غیر مسلم آپ کے خلاف صف آراء ہو گئے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت و نصرت فرمائی۔ چنانچہ جب مجسٹریٹ کپتان ڈگلس نے فیصلہ سنایا۔ تو آپ کو بری قرار دیتے ہوئے یہ بھی کہا۔ کہ آپ کے خلاف یہ مقدمہ جھوٹے طور پر بنایا گیا تھا۔ قانونی طور پر آپ کو یہ حق ہے کہ اگر چاہیں تو مقدمہ کرنیوالے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کریں۔ آپ نے فرمایا:۔

"میں ایسا نہیں چاہتا۔ خدا نے مجھے اپنے وعدہ کے مطابق بری کر دیا ہے اور وہ میرا محافظ ہے۔ مجھے اپنے مخالفوں کے خلاف انتقامی چارہ جوئی کی ضرورت نہیں"۔

(سلسلہ احمدیہ صـ ۱۰۲)

نیز فرمایا

"عیسائیوں سے ہمارا مقدمہ آسمان پر چل رہا ہے۔ ہمیں آسمانی عدالت کافی ہے دنیا کی عدالتوں میں ہم کوئی مقدمہ نہیں چلانا چاہتے"۔

(حیات طیبہ صـ ۲۳۲)

(باقی)

جماعت ہائے احمدیہ ضلع رحیم یار خاں کا دو روزہ تربیتی اجتماع

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ضلع رحیم یار خاں کا دو روزہ تربیتی و اصلاحی اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ مورخہ ۵ جون ۶ بجے شام اختتام پذیر ہوا۔ اس کا افتتاح ۴ جون ۱/۲ ۳ بجے شام خاکسار نے کیا۔ اس تربیتی کورس کے کل تین اجلاس ہوئے۔ پہلا اجلاس مورخہ ۴ جون کو ۱/۲ ۳ بجے بعد دوپہر مسجد احمدیہ رحیم یار خاں میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک حمید احمد صاحب انسپکٹر بیت المال نے فرمائی۔ بعدہٗ جناب میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے پونے دو گھنٹہ تک عہدیداران جماعت سے نہایت دلنشین علمی انداز میں خطاب فرمایا۔ دوسرا اجلاس عام جس میں عہدیداران کے علاوہ مقامی احباب جماعت نے بھی شرکت کی۔ اسی روز بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ رحیم یار خاں میں جناب ناظر صاحب بیت المال کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد جو میاں محمد اسماعیل صاحب پریذیڈنٹ جھولی و عبدالمجید صاحب نے کیں۔ مکرم محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ رحیم یار خاں نے اس اجلاس کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ اور بتایا کہ اس اجلاس میں وہ مبلغین کرام تقاریر فرمائیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے ایک لمبا عرصہ غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

اس خطاب میں آپ نے دوستوں کو اپنے بچوں کو وقف کرنے کی پُرزور تحریک کی اس کے بعد مولانا عبدالقدیر صاحب شاہد اور مولوی غلام احمد صاحب نسیم سابق مبلغین مغربی افریقہ نے "افریقہ میں اسلام" کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔ جو کہ نہایت ہی دلچسپ اور احباب جماعت کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوئیں۔

تیسرا اجلاس بعد نماز جمعہ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام "یوم والدین" کے ضمن میں ہوا۔ جس کی صدارت جناب رامہ صاحب نے فرمائی۔ تلاوت و نظم کے بعد جو خان عبدالقادر صاحب و عبدالستار صاحب نے پڑھیں قائد مقامی ملک بشیر احمد صاحب نے عہد دہرایا۔ بعدہٗ منیر احمد صاحب منہاس ناظم اطفال نے رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مولوی عبدالباسط صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ملتان۔ مولوی عبدالقدیر صاحب شاہد سابق مبلغ مغربی افریقہ۔ مولوی غلام احمد صاحب نسیم سابق مبلغ مغربی افریقہ۔ محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ رحیم یار خاں اور عبدالستار صاحب کارکن نظارت بیت المال ربوہ نے تربیت اولاد کے موضوع پر نہایت ہی اہم تقاریر فرمائیں۔ اور وہ ذرائع بیان فرمائے جن کو بروئے کار لاتے ہوئے اطفال والدین۔ اور عہدیداران اس اہم فریضہ سے سبکدوش ہو سکتے ہیں۔ بالآخر رامہ صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا اور اجتماعی دعا پر اس اجلاس کے ساتھ ساتھ اس تربیتی کورس کا اختتام ۱/۲ ۵ بجے شام سرانجام پایا جمعہ کی نماز جو مکرم رامہ صاحب نے ادا فرمائی۔ اس سے قبل اتنی تعداد میں مرد اور عورتیں کسی اجتماع میں جمع نہیں ہوئے تھے۔

میں اس موقع پر خدام مقامی اور بالخصوص "البرق" کمپنی اور میسرز مدینہ و جلالی ٹینٹ ہاؤس کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ جنہوں نے اس موقع پر بجلی کے پنکھے۔ سائبان اور کراکری کا سامان مفت مہیا فرما کر اس جلسہ کو کامیاب کرنے میں حصہ لیا۔ اور جماعت کو بہت سے ضروری اخراجات سے بچا لیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع رحیم یار خاں)

دنیا سے غلامی کیونکر مٹائی جا سکتی ہے

دنیا سے غلامی مٹانا ہمارا اجتماعی فرض ہے۔ حضور اقدس کے ارشادات کی روشنی میں اس کے مٹانے کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کے ہر فرد کے اندر وقار عمل کی صحیح روح پیدا ہو جائے۔

چنانچہ حضور اقدس فرماتے ہیں

"اس کے (یعنی وقار عمل کے۔ ناقل) اور بھی بہت سے فوائد ہیں۔ مگر سب سے اہم امر یہ ہے کہ اس سے مذہب کو تقویت ہوتی ہے اور دنیا سے غلامی مٹتی ہے۔ جب تک دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جن کو ہاتھ سے کام کرنے کی عادت نہیں وہ کوشش کریں گے کہ ایسے لوگ دنیا میں موجود رہیں جو ان کی خدمت کرتے رہیں اور دنیا ترقی نہ کرے"

لہٰذا اس کے کماحقہ حصول کیلئے لازمی ہے کہ سلسلہ عالیہ کی چاروں رضاکارانہ تنظیمیں ایک منظم پروگرام کے ماتحت اسی سلسلہ میں زور لگائیں۔ خدام اور اطفال اس پر باقاعدگی سے عمل پیرا ہیں اور انصار بھی انکے اجتماعوں میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔ مگر یہ محض ثانوی حیثیت ہے۔ جو انصار اللہ جیسی تنظیم کے شایان شان نہیں۔ اب یہ رنگ بدلنا چاہیئے اور مجالس ہائے انصار اللہ کو اپنے طور پر بھی باقاعدگی سے وقار عمل منانے کا پروگرام بنانا چاہیئے۔ جس میں خدام اور اطفال کو بھی شمولیت کی دعوت دی جایا کرے کیونکہ بحیثیت بزرگ تنظیم ہونے کے دنیا سے غلامی مٹانے کی سب سے زیادہ ذمہ داری انصار پر عائد ہوتی ہے۔ نیز یہ طریق خدام اور اطفال میں بھی وقار عمل کی روح پیدا کرنے کے لئے بڑا ہی کارگر ثابت ہوگا۔

(نائب قائد ایثار)

مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ صدر کی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ صدر کی ایک روزہ مقامی تربیتی کلاس مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۶۳ء بروز جمعہ منعقد ہوئی۔ افتتاحی اجلاس جناب رانا منظور احمد صاحب قائد سرگودھا ڈویژن کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد عہد دہرایا گیا۔ صاحب صدر نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے انہیں ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی تلقین کی۔ بعد ازاں جناب شمیم پرویز صاحب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ صدر نے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا جس میں آپ نے ہر خادم کو یہ عہد کرنے کی تلقین کی تھی کہ وہ سال میں کم از کم ایک احمدی بنائے گا۔ نیز آپ نے نصیحت فرمائی تھی کہ خدام اپنے اندر تقویٰ پیدا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ متقی کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد اور مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب عارف نے علی الترتیب "تربیت اولاد" اور "خدام کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ نصف گھنٹہ تک سوالات اور جوابات کا دلچسپ اور مفید پروگرام جاری رہا۔ نماز ظہر و عصر کے بعد مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا نے "صداقت مسیح موعود" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مکرم صاحب صدر رانا منظور احمد صاحب نے ایک مختصر خطاب میں خدام کو ضروری نصائح کیں اور دعا پر پہلا اجلاس ختم ہوا۔

اسی روز نماز مغرب و عشاء کے بعد دوسرے اجلاس کی کارروائی مکرم میاں بشیر احمد صاحب علی امیر جماعت احمدیہ جھنگ صدر کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی احمد دین صاحب نے نماز کے مسائل پر حاضرین سے خطاب کیا۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب عارف مربی سلسلہ نے "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس تقریر کے بعد مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا نے "صحبت صالحین" پر تقریر کرتے ہوئے خدام کو نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں محترم صدر جلسہ مکرم میاں بشیر احمد صاحب علی نے خطاب فرمایا اور اس امر پر زور دیا کہ جلسوں اور تربیتی اجتماعات میں جو مفید اور قیمتی نصائح کی جاتی ہیں۔ ان پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ مجالس تقریریں کرنے کے لئے نہیں بلکہ نصائح سن کر ان پر عمل کرنے کے لئے منعقد کی جاتی ہیں۔ اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا فرمائی۔ اور یہ تربیتی کلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

(نائب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

۱۔ ہمارے رواں سال کا آٹھواں مہینہ گذر رہا ہے۔ لیکن مشخصہ بجٹوں کے مقابل میں مجالس سے وصول شدہ چندہ بہت کم ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ اب تک بجٹ کے دو تہائی کے برابر وصولی ہو جاتی۔ لیکن مشخصہ بجٹوں کے نصف کے برابر بھی وصولی نہیں ہوئی۔ مجالس اس طرف توجہ دیں۔

۲۔ ہمارا سالانہ اجتماع قریب آ گیا ہے۔ اور مرکز میں اس کے لئے انتظامات شروع ہیں۔ لیکن چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی خاص طور پر بہت کم ہے۔ اس طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

۳۔ دیہاتی مجالس کے قائدین کی خدمت میں گذارش ہے کہ گندم کی فصل برداشت ہو چکی ہے۔ حسب وعدہ اب خدام الاحمدیہ کے چندے ادا فرماویں۔

(مہتمم مال۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری باجی مبشرہ سلمیٰ اور خالد سیدہ کا ایم۔ اے فائینل کا امتحان ۶ جون سے شروع ہے احباب جماعت ان کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

(تنویر بنت ڈاکٹر عبدالعزیز اخوند)

۲۔ میں لمبے عرصہ سے مختلف امراض میں مبتلا ہوں۔ اس کے علاوہ کئی پریشانیاں بھی ہیں۔ احباب و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت و توانائی اور خدمت دین والی نیز بامراد زندگی عطا فرمائے۔

(خاکسار ظفر اسلام۔ ربوہ معرفت چوہدری غلام رسول صاحب سندھو چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودہا)

۳۔ مکرمہ بیگم صاحبہ میر فضل الدین صاحب ربوہ مساجد ممالک بیرون کے لئے پانچ روپے بھجواتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں کہ ان کے بھائی میر مسعود احمد صاحب کا حال ہی میں مثانہ کا اپریشن ہوا ہے۔ قارئین کرام سے میر صاحب کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نئے بجٹ کا مقصد ملک کو فلاحی ریاست بنانا ہے

مقاصد کے حصول کے لئے ہمیں مزید قربانیاں دینی ہونگی

محکمہ خزانہ حکومت پاکستان کے سیکرٹری جناب ایم ایم احمد صاحب کی نشری تقریر

راولپنڈی ۱۵ جون۔ پاکستان کے ۶۵-۱۹۶۴ء کے بجٹ میں ٹیکسوں کی جو تجاویز پیش کی گئی ہیں ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ ملکی مصنوعات کو فروغ دیا جائے اور سرمایہ کاری کے رجحان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ یہ بات سیکرٹری خزانہ مسٹر ایم ایم احمد نے ایک نشری تقریر میں کہی۔

انھوں نے کہا ان تجاویز پر عمل درآمد کرنے سے ہم اپنے ذرائع سے ترقیاتی کاموں کے بڑھتے ہوئے اخراجات کو پورا کر سکیں گے۔ تو ملک کو فلاحی ریاست بننے میں مدد ملے گی اور سماجی انصاف کے نظریہ کو تقویت دی جا سکے گی، یہی بات ہر پاکستانی کا مقصد ہے

مسٹر احمد نے کہا کہ ٹیکس تجاویز سے چھوٹی کمپنیوں کو بے حد فائدہ پہنچا ہے اور نجی کمپنیوں پر دولت ٹیکس کو ختم کر کے متوسط درجہ کے صنعت کاروں کو تیسرے پنج سالہ منصوبہ کے دوران مزید صنعتیں قائم کرنے کا موقع فراہم کیا گیا ہے اس مقصد کے لئے کان کنی کی صنعت کو ٹیکس میں ۱ فی صد کی چھوٹ دی گئی ہے

مسٹر احمد نے کہا کہ ان تجاویز کے تحت ان لوگوں کو کیپٹل گینز ٹیکس میں پچاس ۵۰ فی صد کی چھوٹ دی گئی ہے۔ جن کے حصص پانچ سال سے زائد عرصہ کے لئے ہیں اور جو حکومت کی ادائیگیوں کو بنکوں کی شرح کے مطابق تسلیم کرتے ہیں

سیکرٹری خزانہ نے کہا کہ مشرقی پاکستان میں ترقی کی رفتار کی شرح کافی بہتر ہے کیونکہ پنج سالہ منصوبہ کے دوران پبلک سیکٹر میں کل اخراجات تین گنا بڑھ گئے ہیں۔ پبلک سیکٹر میں مشرقی پاکستان کا حصہ دوسرے پنج سالہ منصوبے کے پہلے سال میں صرف ۴۰ فیصد کم تھا۔ لیکن منصوبہ کے آخری سال میں یہ کئی گنا بڑھ گیا

بجلی اور کسٹم ڈیوٹی میں رعایت کے متعلق سیکرٹری خزانہ نے کہا کہ جہاں ضروری سمجھا گیا ہے وہاں یہ رعایت دی گئی ہے،

انھوں نے کہا کہ ٹیکسوں کے سلسلہ میں ایک نیا تجربہ کیا گیا ہے اور اس کے تحت ۲۵ ہزار سالانہ سے زائد تنخواہیں پانے والے تمام افراد پر اور ان لوگوں پر جو انکم ٹیکس ادا کرتے ہیں ٹیکس لگائے جائیں گے۔

انھوں نے مزید کہا کہ حکومت نے لائسنسنگ سسٹم کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب تمام اشیاء ... فری لسٹ میں درج ہوں گی اور آزادانہ طور پر درآمد ہو سکیں گی۔ انھوں نے ملک کی اقتصادی ترقی پر بحث کرتے ہوئے کہا کہ صنعتی شعبوں کو استحکام مل گیا ہے اور یہ دن بدن ترقی کر رہے ہیں اس کے علاوہ برآمدات کی شرح ۷ فی صد سالانہ بڑھ گئی ہے انھوں نے مزید کہا کہ اب غیر ملکی امداد ۴۰ فیصد کم ہو جائے گی۔

سیکرٹری خزانہ نے کہا کہ ملک کی ترقی کے لئے ہر ممکن وسائل اختیار کئے گئے ہیں ہمارے ملک کو ابھی بہت سی قربانیاں دینا ہیں۔

(روزنامہ مشرق۔ لاہور)

میرے بعد بھی "ڈیگال ازم" زندہ ہوگا

جنرل ڈیگال کی تقریر

امینز (فرانس) ۱۵ جون۔ فرانس کے صدر جنرل ڈیگال نے کہا ہے کہ میں ایسا انتظام کروں گا کہ میرے صدر نہ رہنے کے بعد بھی فرانس کی حکومت میری بنائی ہوئی پالیسیوں پر عمل کرتی رہے انھوں نے کہا کہ "ڈیگال ازم" کو مردہ نہیں ہونے دیا جائے گا وہ امینز کے مقام پر ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے صدر ڈیگال ان دنوں صدارتی انتخاب کے سلسلے میں ملک کے اندرونی حصوں کا دورہ کر رہے ہیں انھوں نے دعویٰ کیا کہ وہ آئندہ انتخاب میں کامیاب ہوں گے اور مزید سات سال تک اس عہدہ پر قائم رہیں گے۔

عصمت انونو کا دورہ امریکہ

واشنگٹن ۱۵ جون۔ وزیر اعظم ترکی مسٹر عصمت انونو ۲۲ جون کو امریکہ کے دورہ پر یہاں پہنچیں گے یہاں قیام کے دوران ترکی کے مدبر سیاست دان صدر امریکہ لنڈن جانسن اور دوسرے لیڈروں سے ملاقات کریں گے اور قبرص کے سوال پر تبادلہ خیالات کریں گے۔

امریکی طلباء کیوبا پہنچ گئے!

سیامی ۱۵ جون۔ ہوانا کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ کے متعدد طلباء پراگ سے کیوبا آئے ہیں امریکی حکومت نے امریکی باشندوں کے کیوبا جانے پر پابندی لگائی ہوئی ہے کیوبا پہنچنے والے امریکی باشندوں میں اکثریت طلباء کی ہے جنہوں نے کیوبا کے انقلاب کا مطالعہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے ان طلباء کا ہوانا کے ہوائی اڈہ پر شاندار خیر مقدم کیا گیا ہے

گزشتہ سال بھی ۵۹ امریکی طلباء امریکی حکومت کی پابندی کے باوجود کیوبا آئے تھے۔

افریقی سربراہوں کی کانفرنس

ادتھان کو شرکت کی دعوت دی جائے گی

قاہرہ ۱۵ جون۔ افریقی سربراہوں کی کانفرنس میں سیکرٹری جنرل ادتھان کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے یہ کانفرنس قاہرہ میں جولائی کے تیسرے ہفتے میں ہوگی اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو رسمی دعوت نامہ متحدہ عرب جمہوریہ کے مستقل مندوب نے پیش کیا ہے

امریکہ کو چین سے اختلافات ختم کرنے کا مشورہ

واشنگٹن ۱۵ جون امریکہ کے ممتاز اخبار نیویارک ٹائمز نے جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک میں غیر جانبدار حکومت کے قیام کی حمایت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ غیر جانبدار حکومتوں کا قیام ہی جنوب مشرقی ایشیا کے مسائل کا بہترین حل ہو سکتا ہے۔

جنوب مشرقی ایشیا کے مسائل پر امریکہ اور چین کے اختلافات کا ذکر کرتے ہوئے اخبار نے لکھا ہے کہ یہ مسائل جنگ کے ذریعے نہیں بلکہ بات چیت کے ذریعے حل کئے جا سکتے ہیں اور امریکی حکومت چین کے ساتھ اسی صورت میں بات چیت کر سکتی ہے کہ چین کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرے۔

تصحیح

اخبار الفضل ۲۶ اپریل ۶۴ء صفحہ پر ایک فہرست معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) شائع ہوئی ہے اس کے شمار نمبر ۲۳۱ میں اندراج میں غلطی ہو گئی ہے درست اندراج حسب ذیل ہے "مکرم لفٹیننٹ کمانڈر منظور الحق صاحب بندر روڈ کراچی منجانب مرحوم والدین"

قبل ازیں آں محترم نے ۱۵۰/ روپے منجانب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ادا فرما چکے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالےٰ احسن الجزاء

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مظفر آباد ۱۶ جون۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق حال ہی میں بھارتی فوجیوں نے کشن گھاٹی جنگل میں آزاد کشمیر کے چار لکڑہاروں کو شہید کر دیا تھا بعد ازاں انہوں نے ان کی نعشوں کو نذر آتش کر دیا بھارتی فوج کے اس اقدام سے جنگ بندی لائن کے دونوں طرف غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے قبل ازیں بھارتی فوجیوں نے نعشیں واپس کرنے سے انکار کر دیا تھا اور یہ عذر تراشا تھا کہ انھیں دفن کر دیا گیا ہے۔ لیکن اب اس بات کی تصدیق ہو گئی ہے کہ ان لاشوں کو مسلمانوں کی رسوم کے مطابق دفن کرنے کی بجائے جنگل میں آگ لگا کر جلا دیا گیا جنگ بندی لائن کے دونوں طرف رہنے والے باشندوں نے ان مسلمانوں کی نعشوں کو شعلوں میں جلتے دیکھا معلوم ہوا ہے کہ بھارتی فوج کے اس وحشیانہ فعل کے خلاف اقوام متحدہ کے مبصرین سے شدید احتجاج کیا گیا ہے۔

● **کراچی** ۱۶ جون۔ بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے صدر ایوب خان کے نام ایک خط میں کہا ہے کہ میں اس وقت کے انتظار میں ہوں جب ہم دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس کے دوران میں ملیں گے یہ کانفرنس ۸ جولائی سے لندن میں شروع ہو رہی ہے

بھارتی وزیر اعظم کا یہ خط پاکستان میں مقیم بھارتی ہائی کمشنر مسٹر جی پرتھا سارتھی نے کل صبح قصر صدر میں صدر محمد ایوب کو پہنچایا اس موقع پر مسٹر ایم شفقت ڈائرکٹر جنرل وزارت امور خارجہ بھی موجود تھے بھارتی وزیر اعظم نے یہ خط صدر پاکستان کے اس پیغام تہنیت کے جواب میں بھیجا ہے جو صدر ایوب نے انہیں وزارت عظمیٰ کے لئے بلا مقابلہ منتخب ہونے پر بھجوایا تھا۔ بھارتی وزیر اعظم نے صدر ایوب کے احساسات کی تعریف کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا ہے خط کا متن ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ نئی دہلی سے جاری کیا جائے گا تاہم بھارتی وزیر اعظم نے بھی پاکستان کے ساتھ دوستی اور باہمی مفاہمت کی خواہش ظاہر کی ہے۔

● **لاہور** ۱۶ جون ہزاروں سوگوار دل چہروں اور اشکبار آنکھوں نے کل ساڑھے چھ بجے شام ادیب شہید مولانا صلاح الدین احمد کی نعش میانی صاحب میں سپرد خاک کر دی گئی۔ مولانا کے رسول کے رفیق اور عقیدت مند انھیں ہمیشہ کے لئے الوداع کہتے وقت غم سے نڈھال ہو گئے دوسرے شہروں سے بھی ان کے بیسیوں مداح کل تدفین میں شریک ہونے کے لئے لاہور آئے تھے۔

● **لاہور**۔ ۱۶ جون صوبائی گورنر ملک امیر محمد خان نے مولانا صلاح الدین احمد کی وفات پر ان کے بیٹے مسٹر وحی الدین کے نام ایک پیغام تعزیت میں کہا ہے کہ مولانا صلاح الدین احمد کا اردو زبان و ادب کی ترویج و ترقی میں جو حصہ ہے وہ ہمیشہ تابندہ رہے گا اور ان کا نام پاکستان میں اردو ادب کی ترویج کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا یہ بہت ہی مغموم کن اور حسرت انگیز المیہ ہے کہ وہ اس وقت ہم سے جدا ہوئے جب کہ ہمیں ان سے ابھی ادب کا درس حاصل کرنا تھا۔

● **پیکنگ** ۱۶ جون۔ چین کے سربراہ مملکت مسٹر لیو شاؤچی اور وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے دورہ یمن کی دعوت قبول کر لی ہے اس امر کا انکشاف اس وقت ہوا جب یمن کے صدر عبد السلال کی روانگی کے موقعہ پر ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا صدر سلال چین کا دس روزہ سرکاری دورہ کرنے کے بعد واپس روانہ ہو گئے ہیں چین نے اس دوستانہ معاہدے کا متن بھی شائع کیا ہے جو ۱۹۵۸ء میں دونوں ملکوں کے درمیان ہوا تھا مشترکہ اعلان میں اقتصادی اور فنی تعاون کے ان معاہدوں پر کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی جو حال ہی میں دونوں ملکوں کے درمیان ہوئے ہیں۔

● **کراچی** ۱۶ جون نیپال کے بادشاہ مہندرا بیر بکرم شاہ دیو کل صبح سہ روزہ نجی دورہ پر انتھنز سے کراچی پہنچے آپ کے ہمراہ ملکہ رتنا راجیہ لکشمی دیوی شاہ شہزادی شانتی شاہ اور شہزادی شاردا شاہ بھی آئی ہیں۔ کے ایل ایم کا طیارہ شاہی پارٹی کو لے کر پونے گیارہ بجے صبح کراچی کے ہوائی اڈہ پر اترا۔ ہوائی اڈہ پر پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو افسر تقریبات مسٹر آر ایس چھتاری اور مسز ایس انجم چھتاری نے ان کا استقبال کیا کل شام شاہ مہندرا اور صدر ایوب خان کے درمیان باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت شروع ہو گئی جس کے دوران میں وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو، وزارت امور خارجہ کے ڈائرکٹر جنرل مسٹر شفقت اور نیپال میں پاکستان کے ناظم الامور مسٹر کمال الدین احمد بھی موجود رہے اس گفت و شنید کے بعد صدر ایوب نے شاہ کے اعزاز میں ڈنر دیا۔

● **بمبئی** ۱۶ جون۔ باندرہ میں لکھنہ بہادر بھابھا ہسپتال کی دو زیر تعمیر منزلوں کے گرنے سے پانچ بچے اور ایک آدمی ہلاک اور نو دیگر افراد زخمی ہو گئے زخمیوں میں سے دو کی حالت تشویشناک ہے

واقعات کے مطابق ہسپتال کی دوسری زیر تعمیر منزل کی چھت ٹوٹ گئی چنانچہ دونوں منزلیں ہسپتال کی عمارت سے ملحقہ رہائشی کوارٹروں پر گر پڑیں ان کوارٹروں میں ہسپتال کے دو ملازمین کے خاندان رہائش پذیر تھے۔ پانچ بچوں اور ایک خاتون کو بچا لیا گیا ہے اس حادثہ کا چھٹا شکار ہسپتال کا ملازم تھا جو نچلی منزل میں سویا ہوا تھا

قادیان میں ایک درویش کے والد وفات پا گئے

(حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں ربوہ)

چوہدری محمود احمد صاحب مبشر درویش کے والد چوہدری غلام محمد صاحب آف چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے اور ویسے بھی بڑھاپے کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے تھے آپ کی بڑی خواہش تھی کہ آپ کی وفات قادیان میں ہو اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس خواہش کو پورا فرما دیا۔ چوہدری صاحب موصوف پاکستان سے مورخہ ۴ مئی ۱۹۶۴ء کو پاکستانی پاسپورٹ پر معہ اپنی بیوی کے قادیان اپنے لڑکے چوہدری محمود احمد صاحب مبشر کے پاس گئے تھے۔ وہاں آپ کی بیماری زیادہ بڑھ گئی اور باوجود علاج معالجہ کے آپ مورخہ ۸ جون ۱۹۶۴ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ چوہدری صاحب بڑے نیک اور خوش طبیعت انسان تھے۔ اس کے علاوہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی ہونے کا بھی شرف حاصل تھا اور اپنے حلقہ کے بھی کافی عرصہ تک امیر جماعت رہے ہیں۔ نظارت خدمت درویشاں ربوہ اُن کے لڑکے چوہدری محمود احمد صاحب مبشر جو قادیان میں درویشانہ زندگی بسر کر رہے ہیں اور ان کے بیوی بچوں اور دیگر لواحقین کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ چوہدری صاحب مرحوم کو غریق رحمت کرے اور اپنے قرب میں جگہ دے اور ان کے بیوی بچوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔

قادیان سے آمدہ اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ چوہدری صاحب مرحوم کی نماز جنازہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے پڑھائی۔ اور آپ کو قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا ہے۔

● **حیدر آباد** ۱۶ جون — تھرپارکر کے علاقے میں شدید بارش سے بیس افراد ہلاک اور سو سے زائد زخمی ہو گئے۔ ڈپٹی کمشنر تھرپارکر مسٹر علمدار رضا نے بتایا ہے کہ ہفتہ اور اتوار کو سولہ گھنٹے تک مسلسل بارش سے اس علاقے میں زبردست جانی اور مالی نقصان ہوا ہے۔

مسٹر رضا نے اس علاقے کا دورہ کرنے کے بعد بتایا کہ بارش سے تقریباً ۲۰ فیصد پختہ اور ۷۵ فیصد کچے مکان تباہ ہو گئے ہیں اور ہزاروں جانور مر گئے ہیں فصلوں کو بھی زبردست نقصان پہنچا ہے۔

● **نئی دہلی** ۱۶ جون — بھارت کے وزیر اعظم مسٹر شاستری نے کل اخبار نویسوں کو بتایا کہ انہیں مشرقی پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار پرتاب سنگھ کیروں کا استعفیٰ موصول ہو چکا ہے اور اس کی ایک نقل کانگریس کے صدر مسٹر کامراج کو بھی مل گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ استعفیٰ پر غور کرنے کے لئے بدھ کو کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس طلب کیا گیا ہے۔ مسٹر شاستری نے کہا کہ سردار کیروں کا یہ اقدام قابل تعریف ہے کہ انہوں نے استعفیٰ بھیج دیا ہے۔ بہرحال اس بارے میں داس کمیشن کی رپورٹ کی روشنی میں کوئی اقدام کیا جائے گا۔

● **کراچی** ۱۶ جون — پاکستان اور روس کے درمیان اصولی طور پر ایک کروڑ دس لاکھ ڈالر (تقریباً ساڑھے پانچ کروڑ روپے) کے قرضہ کے سمجھوتہ پر اتفاق ہو گیا ہے جس کے تحت روس پاکستان کو زرعی مشینری فراہم کرے گا۔ دونوں ملکوں کے نمائندوں کے درمیان یہاں چند دنوں سے اس معاہدہ کے سلسلہ میں بات چیت جاری تھی۔ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا ہے کہ ایک دو دن کے اندر معاہدہ پر دستخط ہو جائیں گے۔

● **لاہور** ۱۶ جون۔ صدر ایوب نے معذور لوگوں کی بحالی کے لئے ذاتی فنڈ سے دو ہزار روپے کا عطیہ دیا ہے۔ کل معذور لوگوں کی بحالی کی انجمن کی جانب سے ایک اعلان جاری کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ صدر ایوب نے یہ عطیہ انجمن کی جانب سے ایک اپیل کے سلسلہ میں دیا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ انجمن جسمانی طور پر معذور لوگوں کی بحالی کے لئے ایک عمارت تعمیر کرنا چاہتی ہے۔

دعائے نعم البدل

میری بہن امۃ الرشید بنت چوہدری محمود احمد صاحب ساکن ملکیانہ ضلع گجرات کا اکلوتا بچہ معمولی بیماری کے بعد فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بچے کی وفات کی وجہ سے ہم سب غمگین ہیں۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر دے اور نعم البدل عطا فرماوے نیز امۃ الرشید بیمار ہے اس کی صحتیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(امۃ الحمید بیگم زوجہ کیپٹن محمد سعید ربوہ ضلع جھنگ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴